شاعر کا تعارف

خواجہ الطاف حسین حالؔی اردو کے ایک بہترین ادیب، وسیع النظر نقاد، مشہور شاعر اور باذوق سوانح نگار تھے۔ انہوں نے نظم نگاری کی روایات کو جدید تقاضوں سے وابستہ کیا۔ وہ اردو کے پہلے جدید نظم نگار شاعر مانے جاتے ہیں۔

ولادت:
1837ء
پانی پت

وفات:
31/دسمبر
1914ء
پانی پت

خواجہ الطاف حسین نام اور حالؔی تخلص تھا۔ 1837ء میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔ نو برس کی عمر میں والد کا انتقال ہوگیا۔ بڑے بھائی نے ان کی پرورش و تربیت کی۔ قرآن سے تعلیم کا آغاز ہو۔ شاعری سے بھی لگاؤ تھا۔ دہلی آکر انہوں نے مصطفیٰ خاں شیفؔتہ اور مرزا غالبؔ سے شعری تربیت حاصل کی۔ حالؔی کی شاعری پر شیفؔتہ کے خیالات کا بہت اثر ہوا۔ سچی باتیں سیدھے سادے انداز میں نظم کرنے لگے۔ 1869ء میں شیفؔتہ کے انتقال کے بعد لاہور چلے گئے وہاں انہیں سرکاری بک ڈپو میں ملازمت مل گئی۔ اس سے انھیں انگریزی ادب سے واقفیت کا سنہرا موقع ملا۔ مغربی خیالات سے متاثر ہوئے۔ یہیں سے انکے ذہن میں اردو نثر و نظم کی اصلاح کا خیال آیا۔

حالؔی نے جدید انداز کی شاعری کی بنیاد ڈالی۔ حالؔی سے پہلے اردو شاعری مبالغہ اور غیر حقیقی واقعات سے معمور تھی۔ حالؔی نے اس کو حقیقت پسندی سے وابستہ کیا اور نظم کو زندگی کے حقائق کے اظہار کا سلیقہ دیا۔ نظمیہ شاعری کو گلے شکوے سے پاک کر کے فطری جذبات اور احساسات کی پیش کشی کے لیے سازگار ماحول پیدا کیا۔ انہوں نئے نئے عنوانات پر نظمیں لکھیں جن میں سادگی، روانی اور اثر ہے۔ انہوں نے سیدھے سادے خیالات، مناظر فطرت کا بیان اور اصلاح پسند تصورات اپنی شاعری میں پیش کیں۔ سرسید کی فرمائش پر اپنی مشہور زمانہ تصنیف ''مدو جزرِ اسلام'' لکھی جو مسدس حالی کے نام سے مشہور ہے۔ ان کی ادبی خدمات کے صلہ میں حکومت نے 1904ء میں شمس العلماء کے خطاب سے نوازا۔

حالؔی اچھے نثر نگار اور سوانح نگار بھی تھے۔ ان کی نثری تصانیف میں مقدمہ شعر و شاعری، مکتوباتِ حالؔی اور مقالات حالؔی مشہور ہیں۔ انہوں نے ''یادگار غالبؔ''، ''حیات جاوید'' اور ''حیات سعدی'' لکھ کر اردو میں سوانح نگاری کی صنف کا اضافہ کیا۔ حالؔی کا انتقال 31/دسمبر 1914ء کو پانی پت میں ہوا۔